Reg. No 835

THE ALFAZL QADIAN.

قل ان الفضل بید الله یؤتیہ من یشاء والله واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲۶ | مورخہ ۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۳۰۔ محرم سنہ ۱۳۴۰ ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۲۹ ستمبر بروز جمعرات صبح کے وقت قادیان میں تشریف لے آئے۔ احباب قادیان نے حسب معمول موڑ پر جناب خلافت مآب کا استقبال کیا۔ چونکہ حضور کی طبیعت علیل تھی۔ اس لئے منتظمین استقبال نے تمام احباب کو ایک بڑی صف میں کھڑا کر دیا۔ مجمع کے قریب پہنچ کر حضور ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور ایک ایک شخص مصافحہ کر کے آگے بڑھتا اور دوسرے کے لئے جگہ خالی کرتا گیا۔ جب مصافحہ ہو چکا تو حضرت خلیفۃ المسیح چند قدم پیدل چلے۔ پھر احباب کے عرض کرنے پر سوار ہو گئے۔ چوہڑوں کے مکانات کے پاس آکر پیدل ہو گئے۔ کیونکہ مولانا قاضی امیر حسین صاحب استقبال کے لئے وہاں کھڑے تھے۔ الدار میں داخل ہونے کے قبل مسجد مبارک میں نفل پڑھے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایک نئے سلسلہ کا آغاز ہوا

جماعت لیگوس کا چندہ

احمدیہ ہال کے لیکچر اور ان کا اثر۔

تقریروں کے سلسلہ کا (جو عیسائیوں کی خاطر شروع کیا گیا تھا) آخری لیکچر ۳۰ر جولائی کو احمدیہ ہال میں ہوا۔ روحانی ترقی کے تین درجہ Three stages of spiritual progress مضمون تھا۔ اور یہ اس سلسلہ کا پانچواں لیکچر تھا۔ اس سے

قبل چار تقریریں انگریزی میں مفصلہ ذیل مضامین پر ہو چکی تھیں۔ (۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائبل میں (۲) حضرت ابن مریم صلیبی موت نہیں مرے۔ (۳) مسیح کی آمد ثانی (۴) گناہ سے نجات کا طریق۔

ان تمام لیکچروں میں خاص حاضری ہوتی رہی۔ اور ان کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہوا کہ (۱) کمزور دل جو دین مسیحیت کی طرف متوجہ تھے مسلمان مضبوط ہو گئے۔ اور جیسا کہ ایک نے مجھ سے کہا۔ But for you we would have become Christians. اگر آپ نہ آتے تو ہم مسیحی ہو جاتے۔

(۲) جماعت کے نئے پرانے ممبروں کے علم میں اضافہ ہوا اور سکولوں تک کے طلباء بائبل کی آیات پیش کر کے اپنے اپنے حلقہ میں مسیحی لوگوں کو دبا رہے ہیں۔ اور ہر ایک نے

نوٹ بک میں ان تقریروں اور دیگر تقریروں کا خلاصہ و حوالجات لکھ لئے ہیں ؛

(۳) جیسا کہ ایک معمر تعلیم یافتہ عیسائی خاتون نے عاجز سے کہا۔ "بہت عیسائی اسلام لانے پر تیار ہیں۔ صرف آپ کے باقاعدہ نظام کے منتظر ہیں۔ تا سوشل تعلقات میں تکالیف نہ ہوں" ؛

درس قرآن کا اثر

قرآن کریم کے مردانہ و زنانہ درس اور نماز و دعاؤں کا ترجمہ سکھلانے کی یوربا کلاسز نے خدا کے فضل سے جماعت میں ایک جوش اور نئی رُوح پیدا کر دی ہے۔ اور لوگ اس امر کے خواہش مند ہیں۔ کہ میں انکو قرآن کریم کا ترجمہ ایک دفعہ تمام پڑھا دوں۔ اور کہ احمدی واعظین پرانے قصہ کہانیوں سے پاک ہو جائیں۔ لیگوس میں واپسی پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو اس طرف بہت توجہ کرنے کا خیال ہے۔ لوگوں کو اللہ کے کلام پر تدبر کرنے کی عادت ہو رہی ہے مستورات خصوصاً بہت متاثر ہیں۔ اور جلدی جلدی اصلاح کر رہی ہیں ؛

نکاح

اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں مصلحت اور ہر بات میں ایک رنگ ہوتا ہے۔ چونکہ نئی جماعت کو یہ سکھانا منظور تھا۔ کہ شادی و موت پر کیا کیا جائے اسلئے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ میری روانگی سے ایک ہفتہ قبل ایک نواحمدی کی لڑکیوں کی شادی کا موقعہ آ گیا۔ اور چونکہ لڑکیوں کا والد جماعت میں صاحب حیثیت اور انگریزی دان ہے۔ جس کا نام بھی "درثمین" ہے۔ اس لئے اس نے چیف امام سے درخواست کی کہ لڑکیوں کا نکاح Our White Alfa ہمارا سفید مولوی یعنی یہ عاجز پڑھے۔ میں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور محلہ کی شاندار احمدیہ مسجد میں نکاح پڑھا۔ لڑکیوں کے مسیحی رشتہ دار (کیونکہ یہاں ہر خاندان میں بعض مسیحی بعض بت پرست اور بعض مسلمان ہیں) بھی اس موقعہ پر آئے اور اس خطبہ کا خدا کے فضل سے یہ اثر ہوا کہ حاضر مسیحیوں نے اسلام لانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اور انشاء اللہ بہت جلدی جماعت میں شامل ہو جائینگے ؛

جنازہ

افسوس ہے۔ کہ ہماری نئی جماعت کے مفسر القرآن بالقرآن یعنی وہ بزرگ جو ماہ رمضان میں قرآن کریم کا ترجمہ لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون (میں نے بالقرآن اسلئے لکھا ہے کہ نئی جماعت عرصہ سے "جلالین" وغیرہ تفاسیر کے قصوں سے بیزار تھی۔ اور قرآن کریم کے سوا کسی کتاب کو نہ چھوتی تھی۔ اسی لئے یہ لوگ اہل قرآن یا شاکی کہلاتے تھے)

احباب ان مرحوم بزرگ الفا عبد اللہ (نام) کا جنازہ غائب پڑھیں۔ انہوں نے اخلاص کے ساتھ میرے ہاتھ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی تھی۔ ان کے جنازہ پر باوجود آسمان کے موسلا دھار آنسوؤں کے شہر کے مسلمانوں کا حصہ کثیر خصوصاً اعلیٰ طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ اس عاجز نے جنازہ پڑھا۔ اور لیگوس میں پہلی مرتبہ احمدی سادگی کے ساتھ جنازہ پڑھا گیا ؛

لیگوس میں مصروفیت

مجھے لیگوس میں چار ماہ ٹھہرنا پڑا۔ اور اس عرصہ میں سوائے دو روز شدید بخار کے پوری فرصت کبھی نہیں ملی اور ادھوری فرصت صرف بارہ روز کل ایام میں ملی۔ باقی تمام وقت شدید معروفیت کا وقت تھا۔ جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ میں اس کا ہوں جس نے

خوب فرمایا "مجھ کو آرام سے مطلب نہیں" جب کہا صادق نے "حضرت ایکدن بیٹھ کر آرام تو کر لو" "ایک دن آرام کا آتا ہے۔ خوب آرام ملیگا۔ انشاء اللہ۔ اب کام ہے کام اور اسلام کا پیغام اور ایک اللہ کا نام۔ ہر وقت ہر گھڑی ہر پل چھن تن من دھن کے ساتھ پھیلانے کا وقت ہے۔ میرا "ڈاکٹر جون" نام مجھ کو "مجنون" مذہب خیال کرتا اور روز لوگوں کو بیٹھے دیکھ کر خفا ہوتا۔

غرض مجھ دار الحکومت نائجیریا میں بہت مصروف زندگی بسر کرنی پڑی۔ اور اکثر مرتبہ ۸ گھنٹے سے زیادہ تقریروں میں صرف ہوا۔ جس پر میں خدا کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ ؛

ابی اوکوٹا

میری روانگی سے چار روز قبل اندرون افریقہ کے ایک قصبہ سے جو ایگبا قوم کی ریاست کا صدر ہے۔ مضمون ذیل کا تار آیا

Respectfully requests your divine service urgently and oblige. Suraga Egbaromyho Alaokuta Ansarudin

موقر بانہ آپکے وعظ کی درخواست کرتا اور نہایت تاکیداً عرض کرتا ہوں۔ سراتہ اگبرہ نگبی۔ انصار الدین۔

یہ تار چونکہ رئیس حکمران کے چچازاد بھائی کی طرف سے تھا اور وہاں انصار الدین (نام) سوسائٹی کی طرف سے دعوت تھی۔ اسلئے میں نے فوراً اسے منظور کر لیا اور دوسرے روز معہ خوبرہ اجو ترجمان اور عزیز مشہود ڈیالا اس قصبہ کو گیا۔ مخلص احباب کئی اسٹیشنوں تک ساتھ گئے جزاہم اللہ۔ اور بعض ابیوکوٹہ پہنچے۔ مفصل انشاء اللہ دوسرے خط میں لکھونگا۔ سردست صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ (۱) رئیس حکمران ہز رائل ہائنس الیکلے ڈیالا ثانی اور ہز ہائنس انیگلے ایڈیڈ یالا کو خوب تبلیغ کی ؛

(۲) دو لیکچر دئے۔ (۳) پندرہ ہزار مسلمانوں کے چیف پرنس علی اگرو نگبی نے میرے ہاتھ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

نائجیریا سے گولڈ کوسٹ

ابیوکوٹہ کے سفر اور لیگوس سے روانگی کی کیفیت انشاء اللہ اگلے خط میں لکھونگا۔ ڈاک جا رہی ہے سو وقت تنگ ہے۔ سردست صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ (۱) مجلس ناظم جس کے ۲۵ ممبر ہیں (۲) مجلس اکابر جس کے ۱۲ ممبر ہیں (۳) مجلس مولویاں جس کے بارہ ممبر ہیں۔ بنا کر تمام انتظام ان کے ہاتھ میں چھوڑ کر ۴ ہزار فینٹیوں کی خبر گیری کے لئے آیا ہوں۔ اور ۸- اپریل کے بعد ۴ ماہ نائجیریا میں قیام کر کے ٹھیک ۸- اگست کو گولڈ کوسٹ میں آ کام شروع کیا ہے۔ اور یہ سطور سالٹ پانڈ سے لکھ رہا ہوں۔ اور نائجیریا کے کام سے طبیعت بہت خوش ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ثم الحمد للہ

میرا پتہ

احباب خطوط برابر نائجیریا کے پتہ پر لکھتے رہیں۔ اور وہ یہ ہے P. O. Box 341 Lagos Nigeria کیونکہ میں نہیں کہہ سکتا۔ مجھے کب تک یہاں ٹھہرنا ہوگا اور کہاں کہاں کا سفر کرنا ہے ؛

میری طرف توجہ

میں دعاؤں کا محتاج ہوں۔ میں کمزور ہوں۔ میری کمزوری کے سامنے بہت مخالفت ہوا میں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان ۔ مورخہ ۳ ۔ اکتوبر ۲۱ء

غیر مبایعین مسٹر گاندھی کے پیچھے

(۲)

حال میں ایک غیر مبایع (ملک محمد امین صاحب ایم اے) نے غالباً اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی دورنگی چال سے متنفر ہوکر بعض موجودہ مسائل کے متعلق مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے استفسار کیا ہے ۔ اور ان کے جوابات کو "پیغام صلح" کی بجائے "زمیندار" کی دو اشاعتوں میں شایع کرایا ہے ۔

مولوی محمد احسن صاحب کے "ملفوظات" پیغام کی بجائے کسی اور اخبار میں درج ہوں ۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ مولوی صاحب کی فاش گفتاری پیغام کو پسند نہیں آئی ۔ ورنہ اس میں کوئی کلام نہیں ۔ کہ مولوی صاحب نے دراصل غیر مبایعین کے خیالات کی صحیح ترجمانی کی ہے ۔ اور جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ہے ۔ وہ مولوی صاحب کی تحریر میں آگیا ہے ۔

گو مولوی محمد احسن صاحب بقول خود اس حالت میں ہیں کہ "مفلوج بھی ہوں ۔ اور عمر بھی قریب نوے سال پہنچ گئی ہے ۔ خود مجھ سے پڑھا لکھا نہیں جاتا" تاہم انہوں نے ضروری سمجھا ۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے ضروری معاملات پر اپنی رائے ظاہر کردیں دیکھو غیر مبایعین ان کی اس تکلیف فرمائی کی کہاں تک قدر کرتے ہیں ۔

مولوی صاحب سے سوال کیا گیا ہے کہ مسلمان جو کچھ حفاظت خلافت کے لئے کر رہے ہیں ۔ اسمیں احمدیوں کو شامل ہونا چاہیئے یا نہیں ۔ مولانا ارشاد فرماتے ہیں :۔

"جبکہ خلافت کی حفاظت اور اسکی حفاظت کی تدابیر بمنزلہ قلب اسلام کے حسب تحریر حضرت امیر سلسلہ احمدیہ مندرجہ رسالہ "خلافت اسلامیہ" قرار پائی ۔ تو اندریں صورت جماعت احمدیہ پر بھی ضروری ہوا ۔ کہ وہ بھی اس کی تدابیر حفاظت میں ان لوگوں کے شریک حال رہیں" (زمیندار ۱۲ ستمبر)

یہ حقیقت تو آج بے پردہ ہوئی کہ "حضرت امیر" یعنی انجمن اشاعت اسلام لاہور کے پریذیڈنٹ کی تحریر بھی "جماعت احمدیہ" پر حجت ہو سکتی ہے تبھی تو جناب مولانا فرماتے ہیں ۔ کہ "حفاظت خلافت اور اسکی تدابیر بمنزلہ قلب اسلام کے حسب تحریر حضرت امیر قرار پائی ۔ تو اندریں صورت جماعت احمدیہ پر بھی ضروری ہوا ۔ کہ وہ بھی اس کی تدابیر حفاظت میں ان لوگوں کے شریک حال رہیں" ۔ آج تک تو مبایعین اور غیر مبایعین میں جھگڑا اسبات پر تھا کہ ایک غیر مامور شخص کے ہاتھ کس طرح تمام جماعت کی باگ دی جا سکتی ہے ۔ مامور کے بعد انجمن ہی جماعت کی سربراہ ہو سکتی ہے ۔ لیکن اب مولانا نے یہ غضب ڈھایا کہ ایک انجمن کے پریذیڈنٹ کو مامور کے برابر درجہ دیدیا ۔

علاوہ ازیں ایک اور بات بھی قابل لحاظ ہے ۔ اور وہ یہ کہ مانا "حضرت امیر" خلافت ترکیہ کو قلب اسلام قرار دیکر اس کی حفاظت کو لازمی و لابدی ٹھہراتے ہیں مگر ظاہر ہے ۔ کہ جماعت احمدیہ "حضرت امیر" کی جماعت نہیں ۔ بلکہ مسیح موعود کی جماعت ہے ۔ اسلئے دیکھنا یہ ہے ۔ کہ کیا مسیح موعود بھی ترکی خلافت کو "قلب اسلام" قرار دیتے ہیں ۔ اور ترکی حکومت کو خلافت منصوصہ موعودہ ٹھہرا کر اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا حکم فرماتے ہیں ۔ اس بارے میں ہم متعدد مضمون حضرت مسیح موعود کے حوالجات کی بناء پر شایع کر چکے ہیں ۔ اور ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہرگز ترکی حکومت کو خلافت اسلامیہ نہیں ٹھہراتے ۔ اس وقت صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :۔

"میں سلطان روم کو اسلامی شرائط سے خلیفہ نہیں مانتا ۔ کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہے اور ایسے خلیفوں کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے ۔ لیکن یہ میرا قول اسلامی تعلیم کے مخالف نہیں ۔ بلکہ حدیث الائمۃ من قریش سے سراسر مطابق ہے ۔"

(کشف الغطاء صفحہ ۳)

پس حضرت مسیح موعود کے ایسے صریح ارشاد کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی شخص کی بات کب قابل قبول ہو سکتی ہے ۔ خواہ وہ جناب مولوی محمد علی صاحب "حضرت امیر قوم" ہی کیوں نہ ہوں ۔

پھر جناب مولانا کا ارشاد ہے کہ :۔

"ہمارے نزدیک ۔ کل اہل اسلام کو خواہ وہ شیعہ ہوں یا سُنی یا احمدی ۔ ان تدابیر میں شریک ہونا چاہیئے ورنہ آیات و احادیث باآواز بلند کہہ رہی ہیں ۔ کہ ان کا ایمان نہایت ضعیف ہے ۔"

احمدیوں کے متعلق تو ہم بتا چکے ہیں کہ ان پر جناب مولوی صاحب کا خیال حجت ہو سکتا ہے ۔ نہ جناب کے امیر کا ۔ بلکہ وہ متبع ہیں ۔ حضرت مسیح موعود نبی اللہ کے اسلئے جو بات حضرت مسیح موعود کے نزدیک جائز اور درست ہے ۔ احمدی بے چون و چرا اس کے آگے اپنی گردنیں جھکا دینگے ۔ اور جس بات کو حضرت مسیح موعود رد فرما چکے ہیں ۔ اُسے رد ہی سمجھیں گے ۔ باقی رہے شیعہ و سُنی ۔ وہ مولوی صاحب کی بات کب مانینگے ۔ ہاں حضرات پیام صحیح مخاطب ہو سکتے ہیں ۔ ممکن ہے ان میں سے بعض ایسے لوگ جنہیں مولوی صاحب پر ان کی عمر کی وجہ سے کوئی حسن ظن نہ ہو ۔ اور جو ایسے شوخ طبع ہیں کہ اسوقت جبکہ مولوی صاحب "حضرت امیر" سے متفق نہ تھے ۔ ان کے حق میں یہ آیت پڑھتے تھے کہ ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا وہ اب بھی ان کے ارشاد کو ٹھکرا دیں ۔ لیکن غیر مبایعین کے ذمہ وار اشخاص جو مولوی صاحب کا درجہ اور رتبہ بیان کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں ان کے لئے مولوی صاحب کا ارشاد ضرور قابل عمل ہے ۔

اب ہم پوچھتے ہیں ۔ مولانا انصاف سے فرمائیے خود دیکھ کر "انصاف" فرما سکتے ہوں ۔ تو برخوردار یعقوب سے پوچھ لیجئے ۔ حضرات اہل پیام کہاں تک ان تدابیر پر عمل پیرا ہیں ۔ جو حامیان و لیڈران مسئلہ خلافت

اپنے پیروان کے سامنے رکھ رہے ہیں۔ کیا ملازمین سرکار غیر مبائعین نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے دیئے۔ کیا غیر مبائع وکیلوں نے وکالتیں ترک کر دیں کیا سرکاری مدارس کو بائیکاٹ کیا گیا۔ کیا لاہور کے کسی ایسے کالج میں جو یونیورسٹی سے ملحق ہو۔ کوئی غیر مبائع نہیں پڑھتا۔ کیا اشاعت اسلام ہائی سکول کا پنجاب یونیورسٹی سے تعلق قطع کر لیا گیا۔ کیا مرزا داؤد ولایت سے واپس آگئے۔ اور کیا "برخوردار یعقوب" نے ولایتی بوٹوں کو اپنے محل سرا سے نکال پھینکا۔ اور کیا خود جناب مولانا نے گھر کے ولایتی کپڑوں کو آگ لگا دی شملہ کی چوٹیوں پر رہنے والے "حضرت امیر" تو یقیناً کھدر پوش ہو گئے ہونگے۔ اور ترکی ٹوپی کی بجائے "سوراج کیپ" ان کے سر کو زینت دے رہی ہوگی "خانصاحب" غلام رسول تمیم نے خطاب کب کا واپس کر دیا ہوگا۔ اور پولیس کی "ملعون" اور "اہل طمع کش" ملازمت سے کب کے مستعفی ہو گئے ہوں گے

غرض پیام بلڈنگس کے ساکنین و متعلقین میں سے ایک بھی تو ایسا باقی نہ رہا ہوگا۔ جو ان پاک تدابیر حفاظت خلافت حقہ ترکیہ کی عملاً خلاف ورزی کر رہا ہو۔ اگر کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ "حضرت امیر" بھی۔ تو مولانا کو ذرا زور سے کھنکار کر فرمانا چاہیئے۔ کہ ان کا ایمان نہایت ضعیف ہے"

سوراج کے حصول کے لئے کوشش کرنے کی اجازت کے متعلق جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"جہاد کی شرائط تو اب یہاں موجود نہیں۔ لیکن تدابیر میں ہم مجاز ہیں۔ اس لئے جو تدابیر تجاویز مہاتما گاندھی صاحب بمشورہ اہل اسلام و موافقت ایشاں در بارہ تحفظ خلافت جو قلب اسلام ہے۔ کر رہے ہیں۔ انہیں ہمارا شریک ہونا بھی ضروری ہے۔ اور وہ بغیر حصول آزادی۔ یعنی سوراج کے اس قوم کو جس نے تمام اہل اسلام کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ نجات نہ پائینگے۔ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو خیال علماء اور سیاست دانوں کا ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں و ہندوؤں کو ہندوستان میں آزادی حاصل نہ ہو۔ وہ خلافت اسلامیہ کی پوری پوری مدد نہیں کر سکتے۔ میں اس خیال میں ان سے متفق ہوں"

غنیمت ہے کہ مولانا نے اسوقت جہاد کی شرائط پوری ہونے کا انکار کر دیا۔ ورنہ اگر یہ حضرت بھی جناب مولوی عبد الباری صاحب اور جناب مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کی طرح عدم تشدد کو چھوڑ کر تشدد اختیار کرنے پر کمر کس لیتے۔ تو نہ معلوم کیا ہو جاتا۔

جناب مولانا کو شکایت ہے۔ کہ انگریزوں نے تمام اہل اسلام کو غلام بنا لیا ہے۔ اور اس غلامی سے نکلنے یعنی "گورنمنٹ انگریزی کو اٹھا دینے کے لئے وہ "مہاتما گاندھی" کی ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں مگر جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زبان سے بارہا سنا اور کتب میں ضرور پڑھا ہوگا۔ کہ مسیح موعود انگریزوں کو غلامی سے آزاد کرانے والا یقین فرماتے رہے لیکن شاید بتقاضائے عمر ع

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے وہ سب ایک دم میں بھلا دیا

اسلئے ذیل میں صرف ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"سولہ برس سے میں اپنی جماعت کو یہی سمجھا رہا ہوں۔ کہ گورنمنٹ انگریزی کے سچے خیرخواہ بنے رہو۔ اور دل سے اس کا شکر کرو کیونکہ اس گورنمنٹ کی برکت اور توجہ سے ہماری تکلیفیں دور ہوئیں۔ ہم مظلوم تھے۔ ہمارے لئے عدالت کے دروازے کھلے۔ ہم قیدی تھے۔ ہمارے لئے آزادی حاصل ہوئی۔ اور ہمارے حقوق زائل کئے گئے تھے۔ اور پھر وہ قائم کئے گئے۔ کیا کوئی شریف انسان ایسی بدذاتی کریگا کہ اپنے محسن سے دل میں کینہ رکھے۔ اور نیکی کی جگہ بدی کرنے کے لئے تاکتا رہے ہرگز نہیں۔ پس جو شخص ہم میں سے ہے اور ہماری جماعت میں سے ہے۔ چاہیئے کہ اس نصیحت کو ہماری آخری نصیحت سمجھے۔ اور ہمیشہ مرتے دم تک اسی کا پابند رہے۔ اور جو شخص اس اصول کو اپنا دستور العمل نہ بناوے۔ وہ ایک ناپاک طبع اور ہم سے خارج ہے۔ اور ہم میں سے وہی ہے۔ اور وہی ہوگا۔ جو اس نصیحت کا پابند رہے"

(از اشتہار ۲۷ر فروری ۱۸۹۵ء)

ایک طرف اس تعلیم کو رکھیئے اور دوسری طرف مولوی صاحب کی ان باتوں کو رکھنے سے کہ مسٹر گاندھی جو کچھ کہیں۔ اس پر بلا چون و چرا عمل کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہو جاتا ہے کہ غیر مبائعین کس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اور کس کو چھوڑ رہے ہیں۔

جناب مولوی صاحب مسٹر گاندھی کی پوری پوری تقلید کرنے کی تحریک کو پُرزور بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں:-

"مہاتما گاندھی تو ایک موحد شخص ہیں۔ اور حضرت خاتم النبیین صلعم اور قرآن شریف کو صحیح و سچا سمجھتے ہیں .... اور وہ کام کر رہے ہیں۔ جس کے انجام دینے کو حضرت خاتم النبیین نے ہر مسلمان کو حکم فرمایا"

"مہاتما گاندھی ایک موحد شخص ہیں" اگر یہ صحیح ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ مگر ان کی توحید وہی تو نہیں۔ جس کا وہ ینگ انڈیا میں اظہار فرما چکے ہیں۔ کہ ان کا خدا انہیں سوراج نہیں دلا سکتا۔ باقی رہا ان کا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن شریف کو صحیح اور سچا سمجھنا یہ اگر مگر کی باتیں ہیں۔ تو خیر۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ مسٹر گاندھی ایک راسخ الاعتقاد ہندو ہیں۔ چنانچہ اونھوں نے اپنی ایک حال کی تقریر میں ان ہندوؤں کے متعلق جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ مالابار میں انہیں جبراً مسلمان بنا لیا گیا مدراس کے ایک عظیم الشان جلسہ میں فرمایا:-

"ایک دہارمک ہندو کی حیثیت سے یہ محسوس کرتا ہوا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان ہندوؤں میں سے ایک کا بھی حق ہندو دھرم میں رہنے کا زائل نہیں ہوا"

(بندے ماترم ۲۵ ستمبر ۱۹۲۱ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مسٹر گاندھی اپنے آپ کو دیانتدار ہندو سمجھتے ہیں۔ مسلمان شدہ ہندوؤں کو پھر ہندو بنانے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اور جن کے ہندو دھرم میں رہنے کے حق کو خود ہندو دھرم زائل قرار دیتا ہے۔ ان کو یہ حق دلاتے ہیں۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی ہندو راسخ الاعتقاد ہندو بھی رہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا اور قرآن شریف کو صحیح بھی تسلیم کرے۔ کیونکہ رسول کریم کو سچا ماننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔ اور آپ کے تمام احکام پر عمل کرے کیا مسٹر گاندھی ایسا کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے بیان کردہ احکام پر عمل پیرا ہیں۔ اگر مولوی صاحب اس کا کوئی ثبوت پیش کر سکیں۔ تو ان کی بات قابل توجہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبائعین کو ایک غیر مسلم کے پیچھے چلانے کے لئے وہ مسٹر گاندھی کی ایسی پوزیشن ظاہر کر رہے ہیں۔ جو کسی کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے۔

ایڈیٹر کے نام گمنام خط

مخالفین کی طرف سے کبھی کبھی ایسے گمنام خط تو پہنچتے ہی ہیں۔ جو گالیوں سے پر ہوتے ہیں۔ لیکن حال میں ایک ایسا گمنام خط ملا ہے۔ جسکے لکھنے والے صاحب اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں کسی قسم کی درشت کلامی سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ ایڈیٹر کو مضامین کے متعلق بعض نصائح کی گئی ہیں۔ اور یہ اس قسم کی پہلی ہی مثال ہے۔ لیکن چونکہ اس سے بزدلی اور جرأت کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ جو کسی احمدی کی شان کے شایاں نہیں۔ اسلئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ اس پر نوٹس لیا جائے۔

ہمیں اپنے اندر اسقدر جرأت اور دلیری ضرور پیدا کرنی چاہئے۔ کہ جس بات کو صحیح اور ضروری سمجھیں۔ اسے گمنام ہو کر نہیں بلکہ علانیہ طور پر پیش کریں۔ ہاں پیش کرنے کا طریق ایسا ہو جس میں دل آزاری کا شائبہ نہ پایا جائے۔ بلکہ نیک نیتی اور خیر خواہی ظاہر ہو۔

ایڈیٹر جو بڑے بڑے امور پر رائے زنی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس کا دل اتنا وسیع ضرور ہوتا ہے۔ کہ اخبار کے متعلق دوسروں کی رائے زنی کو کشادہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر سکے۔ اسلئے اس بارے میں ایڈیٹر کو مخاطب کرتے وقت گمنامی کی چادر اوڑھنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اسمیں ایک بڑا نقص یہ ہے۔ کہ اگر ایڈیٹر کو کسی ایسی بات کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جسے وہ غلط نہ سمجھتا ہو۔ اور جسکے صحیح اور درست ہونے کے اس کے پاس دلائل ہوں۔ تو اسکی نسبت وہ توجہ دلانے والے کو مطمئن کرنے کی کوشش بھی نہیں کر سکتا۔

امید ہے کہ اگر آئندہ کسی صاحب کو نیک نیتی کے ساتھ ایڈیٹر کو کسی بات کیطرف متوجہ کرنے کی ضرورت پیش آئیگی۔ تو وہ اپنے آپ کو گمنام رکھنے کی ضرورت نہ سمجھینگے۔

ہندوؤں کی نظر میں مسلمانوں کی ترقی

مولویوں کے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے کی خبروں پر مسلمان لیڈروں اور علماء نے جو اعلان کئے ہیں اور جن کے متعلق ہم ۲۰ ستمبر کے اخبار میں مفصل لکھ چکے ہیں ان کو زیر نظر رکھکر اخبار بندے ماترم لکھتا ہے۔

"اب ان علاقوں میں بھی جو حد درجہ کے قدامت پسند ہیں۔ یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ مسلمان ایک شخص اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ اپنی مرضی سے مذہب کی تبدیلی کرے۔ یہی خیال مسلمانوں کے دل میں بھی پیدا ہو جائیگا اور وہ اندیشہ جو اس وقت ہندوؤں کے دل میں پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھ گئی۔ تو یہ سب ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا لینگے دور ہو جائیگا۔ اور ہندو مسلم اتحاد کی جڑیں مضبوط ہو جائینگی" (۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء)

بندے ماترم ایک سیاسی پرچہ ہے۔ اور لالہ لاجپت رائے جی کا اخبار اس میں اس بات کا اعلان کہ ہندوؤں کے دل میں اس وقت یہ اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھ گئی۔ تو یہ سب ہندوؤں کو زبردستی مسلمان کر لینگے۔ بتاتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے پنپنے کے کہاں تک خواہشمند ہیں۔ اور مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھانے کے لئے وہ کس قدر مدد کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں وہ لوگ جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی مدد سے خلافت حاصل کر سکینگے۔ اور اس طرح کہیں "ایک زبردست اسلامی سلطنت قائم کر لینگے"۔ وہ کس قدر سادہ لوحی سے کام لے رہے ہیں۔ ہندو ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھ سکے۔ اور جب انہیں یہ گوارا نہیں۔ تو خلافت لے کر دینے کا کیا مطلب۔

ہندوؤں کو مسلمانوں سے اندیشہ

رہی یہ بات کہ ہندوؤں کا یہ خطرہ دور ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کہ انہیں زبردستی مسلمان نہیں بنایا جائیگا۔ جب تک مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ امام مہدی آ کر سب کو زبردستی مسلمان بنا لینگے۔ اس وقت تک چند لیڈروں کے اعلان سے ہندوؤں کا خطرہ دور نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے اس خطرہ کو دور کریں۔ تو انہیں فوراً ان غلط خیالات سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ اور امام مہدی کے متعلق رکھتے ہیں۔ اور عوام کو اچھی طرح ذہن نشین کرا دینا چاہیئے۔ کہ نہ امام مہدی آ کر تلوار چلائینگے۔ اور نہ کسی کو زبردستی مسلمان بنائینگے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ لوگ جو سالہا سال سے امام مہدی کے متعلق بڑی لمبی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ اور جو ان کے ذریعہ ساری دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ آسانی سے اپنے خیالات کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہو سکینگے۔

جمعیۃ العلماء اور تبلیغ اسلام

جمعیۃ العلماء نے اپنے حال کے جلسہ دہلی میں اس بنا پر قانون کی خلاف ورزی کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ علماء کے ضبط شدہ فتویٰ میں جو کچھ لکھا گیا ہے اور علی برادران نے کراچی میں جو کچھ کہا ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم ہے جس کی اشاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ "علما" کہاں تک اس ریزولیوشن پر عمل کرینگے۔ یہ حالات بتا دینگے۔ لیکن اس موقع پر ہم ان کی خدمت میں صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اسلام نے غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا مسلمانوں کا فرض رکھا ہے یا نہیں۔ اگر رکھا ہے تو کیا علماء کی جمعیت بتا سکتی ہے۔ کہ وہ اس فرض کو کہاں تک پورا کر رہی ہے۔ اس وقت تک کس قدر ہندوؤں عیسائیوں وغیرہ کو

اسلام میں حریت اور مساوات

(نمبر ۳)

صحابہ کی ہتک کرنے کا الزام ایک اور الزام ناروا جو خواجہ صاحب نے حضرت صاحب پر لگایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آپنے صحابہ اور تابعین کو شریر کے لفظ سے نامزد کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"ہمارے میاں صاحب ممدوح نے بوجہ ناواقفیت ان لوگوں کو شریروں کی جماعت سے تعبیر کیا ہے۔ جو فتنہ مذکور کے برپا کرنے کے موجب ہوئے۔ ...... ہم اس ناگوار بحث کو طول نہیں دینا چاہتے صرف یہ ظاہر کرینگے۔ کہ جماعت اشرار نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد صحابہ اور تابعین ہی تھے"!

اول تو اس الزام کا جواب حضرت صاحب الفضل ۱۲ رمارچ میں دے چکے ہیں۔

"کہ آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مینے صحابہ کرام اور تابعین کو شریروں سے تعبیر کیا ہے۔ خواجہ صاحب آپ جانتے ہیں اور وہ سب لوگ جو میرے خیالات سے واقف ہیں یا جنہوں نے میرا وہ مضمون پڑھا ہے۔ جسکی طرف آپ اشارہ کرتے ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ یہ خطرناک بہتان ہے۔ مینے ہرگز کسی صحابی یا تابعی کو شریر نہیں کہا۔ بلکہ میں صحابی یا تابعین کو شریر کہنے یا سمجھنے والے کو شریر سمجھتا ہوں۔ میرے مضمون کا کوئی فقرہ یا جملہ نہ صراحتاً نہ اشارتاً نہ کنایۃً اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی صحابی یا تابعی شریر ہے۔ ...... مینے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بعض شریروں نے جو صحابہ کے مثل کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ لوگوں میں انکے خلاف جوش پیدا کرنا شروع کیا۔ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جو ایک غریب مزاج آدمی تھے۔ اور زیادہ مال پاس رکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن دوسروں کو بھی مجبور نہیں کرتے تھے بھڑکایا"

پھر حضور نے لکھا۔

"اگر خواجہ صاحب کو تاریخ سے ادنیٰ درجہ کی واقفیت بھی ہوتی تو وہ جان لیتے کہ میں نے جس جماعت کی طرف اپنے مضمون میں اشارہ کیا ہے وہ عبداللہ بن سبا اور اسکے پیروؤں کی جماعت ہے۔ اور انکے شریر اور مفسد ہونیکے صحابہ بھی اور بعد کے بزرگان اسلام بھی قائل ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوالدرداء اور حضرت عبادہ بن صامت جیسے معزز صحابہ نے اسے مفسد اور منافق قرار دیا ہے اور اسکی تمام زندگی ہی اسلام میں فتنہ اور نفاق ڈالنے میں خرچ ہوئی"

ان عبارتوں کے موجود ہوتے ہوئے بھی خواجہ صاحب الزام لگانیسے باز نہ آئے۔ جب کہ شریر کے لفظ کا مصداق بتا دیا گیا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ خواجہ صاحب عبداللہ بن سبا اور اسکے پیروؤں کو نیک اور صالح اور متقی پرہیزگار ثابت کرتے۔ اور پھر الزام لگاتے۔ خواہ مخواہ تفسیر القول بما لا یرضی قائلہ کرکے الزام دینا کار خردمنداں نیست۔

عبداللہ بن سبا کون تھا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ عبداللہ بن سبا کا بھی ناظرین سے انٹروڈیوس کرا دیا جائے۔ کہ وہ کون شخص تھا۔

امام عینی نے اپنی کتاب عقود الجمان میں لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔

کہ مؤرخین جیسے ھشام۔ واقدی۔ سیف وغیرہم نے عن عقبہ عن یزید الفقعسی بیان کیا ہے۔ کہ عبداللہ بن سبا یہودی صنعاء کا باشندہ تھا۔ اور اسکی والدہ یہودیہ سوداء تھی۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آغاز خلافت میں اسلام لایا تھا۔ اور اسکا مقصد اسلام کو ہلاک کرنا تھا۔ اس ارادہ سے اسنے شہروں میں چکر لگایا۔ اور حجاز۔ شام۔ عراق۔ مصر۔ اور اسکے نواحی میں پھرا اور لوگوں کو حضرت عثمانؓ سے نفرت دلاتا رہا۔ اسطرح پر اسکے ساتھ کچھ آدمی بھی مل گئے۔ جو فتنہ کا موجب بنے۔ پس یہ شخص جسنے اپنی زندگی کا مقصد اسلام کی ہلاکت ٹھہرایا تھا۔ وہ شریر نہیں تو اور کون تھا۔

فتنہ میں شامل ہونے اور اسکے موجب بننے میں فرق خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ آپنے بوجہ ناواقفیت ان لوگوں کو شریروں کی جماعت سے تعبیر کیا ہے۔ جو اس فتنہ کے برپا کرنے کے موجب ہوئے۔ کیونکہ اس فتنہ میں صحابی اور تابعی بھی شامل تھے۔

معلوم ہوتا ہے خواجہ صاحب نے "فتنہ میں شامل ہونے" اور اسکے "برپا کرنیکا موجب" بننے کو ایک بات سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ ان دونوں میں فرق ہے۔ فتنہ کو "برپا کرنیکا موجب" ہونا اور ہے۔ اور پھر اس ایجاب کا نتیجہ جو فتنہ کا وقوع ہے وہ اور ہے۔ فتنہ کے برپا کرنیکے موجب جو لوگ تھے۔ ان میں صحابہ اور تابعین سے کوئی شخص نہیں تھا۔ برپا کرنیکے موجب وہی عبداللہ بن سبا اور اسکے پیرو تھے۔

پھر خواجہ صاحب محمد بن ابی بکرؓ کا حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ یہ بھی قتل عثمان کے فتنہ کے برپا کرنیکے موجب تھے۔ اور یہ حضرت علی کے سچے متبع تھے۔ اور اپنے کئے پر پشیمان بھی نہیں ہوئے۔ اور حضرت علیؓ نے ان (محمد بن ابی بکر) کو حضرت عثمانؓ کے عامل عبداللہ بن ابی سرح کو معزول کرکے حکومت مصر تفویض فرمائی۔ اس سے بھی شبہ پڑتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے نزدیک حضرت علیؓ بھی قتل عثمانؓ پر راضی تھے۔ کیونکہ بقول خواجہ صاحب انہوں نے اس شخص کو جو قتل عثمان میں شریک ہوا۔ مصر کا گورنر مقرر کر دیا۔ حالانکہ جو شخص تاریخ سے تھوڑی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ کبھی ایسا نہیں لکھ سکتا۔ کیونکہ حضرت علیؓ کا قتل عثمانؓ سے راضی ہونا باطل ہے۔ فستلزم الباطل باطل۔

رجعت حضرت صاحب نے لکھا تھا۔

"کہ عبداللہ بن سبا ہی وہ شخص تھا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رجعت کا مسئلہ ایجاد کیا تھا۔ اور لوگوں میں یہ بات پھیلاتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پھر دوبارہ اسی جسد عنصری کے ساتھ تشریف لاوینگے"

اسکے جواب میں خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"رہا یہ امر کہ وہ رجعت کا قائل تھا۔ کیا میاں صاحب

مجموعی رجعت کے قائل نہیں۔ کیا یہ مسیحؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کو تسلیم نہیں کرتے ......

... یہ اور بات ہے کہ بروزی رنگ میں ہیں"

کیفیت کے بدلنے سے احکام بھی بدل جاتے ہیں

خواجہ صاحب جسد عنصری کے ساتھ رجعت اور بروزی رنگ کی رجعت کو ایک ہی حکم میں بتا رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جسد عنصری کے ساتھ آنا محال ہے۔ لیکن کسی کا بروز اور مثیل ہونا اور بات ہے۔ کیفیت کے بدلنے سے حکم بھی بدلجاتا ہے۔ مثلاً کھجور کے نبیذ کا پینا شریعت میں جائز ہے۔ لیکن وہی اگر دو تین دن تک پڑا رہے۔ تو اسکی کیفیت بدلجاتی ہے کیونکہ مسکر یعنی نشہ دینے والا بنجاتا ہے۔ پھر اسکا پینا حرام ہوجاتا ہے۔ پس کیفیت کے بدلنے سے حکم بھی تبدیل ہوگیا۔ تو رجعت بروزی رنگ میں اور جسد عنصری کے ساتھ دو کیفیتیں ہیں۔ جنکا علیحدہ علیحدہ حکم ہے۔

خواجہ صاحب تمام مسلمانوں کے خلاف

خواجہ صاحب بعض جگہ تو احادیث کو قرآن مجید کے بعد کا درجہ دیتے ہیں۔ اور بعض جگہ اس سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور بعض جگہ اسے اجتہاد نبی کریم مانتے ہیں۔ اور خاص حالات و واقعات کے ساتھ مقید کرتے ہیں۔ اور بعض جگہ کہتے ہیں۔ کہ اکثر احادیث خاص حالات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ساری کی ساری نہیں۔

اب خواجہ صاحب تمام مسلمانوں کے خلاف اپنا عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کا انتظار تو دو ہزار برس سے ہو رہا تھا۔ آمد ثانی کے آنجناب بھی معتقد ہیں یہ اور بات ہے کہ بروزی رنگ میں ہیں۔ دنیا میں ایسے خوش اعتقادوں کی کمی نہیں۔ اور کسی فرقہ میں کمی نہیں جو اوتاروں اور انبیاء اور رسل اور ولیوں کی رجعت کسی نہ کسی رنگ میں تسلیم نہیں کرتے۔ اصولاً سب ایک ہی تھیلی کے چٹے ہیں۔ ایسا ہی عبداللہ بن سبا ایک تھا۔ یہود و نصاریٰ رجعت کے قائل ہیں۔ ہندو رجعت کے قائل ہیں۔ اور اب مسلمان انہی کی سی باتیں بناتے ہیں۔ کتاب اللہ میں اسکی کوئی سند نہیں۔ تلک امانیہم"

اس جگہ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ آیا کتاب اللہ یا احادیث میں نبی کریم یا مسیح کی کسی قسم کی رجعت کا ذکر ہے یا نہیں۔ میں صرف مسلمانوں کو خواجہ صاحب کے عقیدہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ان کا عقیدہ ہے کہ سب مسلمان نزول مسیح کے عقیدہ میں غلطی پر ہیں۔ کیا مسلمان خواجہ صاحب کی اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور کیا یہ مان کر وہ مسلمان اور خصوصاً مولویان امرتسر عبداللہ بن سبا بننے کے لئے تیار ہیں۔ اور کیا خواجہ صاحب کو وہ نزول مسیح کے دلائل نہیں بتلائینگے کہ انھوں نے ایسا عقیدہ پیش کیا۔ جو قرآن مجید و حدیث کے صریح خلاف ہے۔

مومن کون ہوتا ہے

حضرت صاحب نے صحابی کی یہ تعریف کی تھی "کہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں میں شامل کیا۔"

اسپر خواجہ صاحب دو واقعات پیش کرتے ہیں۔ کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہدینے والا مومن ہوتا ہے جیسے مالک کے حضرت ابوبکر صدیق کے گھر نہ آنے پر (جبکہ نبی کریم آپ کے گھر سفر سے تشریف لائے تھے) کسی نے یہ کہدیا۔ کہ وہ بوجہ منافق ہونے کے حاضر نہیں ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ لا تقل ذالک الا تراہ قد قال لا الٰہ الا اللہ یرید بذالک وجہ اللہ اس شخص نے عرض کی کہ بلا شبہ اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ زیادہ دیکھنے میں آئی ہے۔ فرمایا فان اللہ عزوجل قد حرم النار من قال لا الٰہ الا اللہ یبتغی بذالک وجہ اللہ۔

میں پوچھتا ہوں۔ ان واقعات کے پیش کرنے سے صحابی کی پیش کردہ تعریف کیسے باطل ہوگئی۔ اسمیں تو اسی شخص کے لئے خود نبی کریم کی شہادت ہے، کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے وجہ اللہ چاہتا ہے، منافق نہیں ہے زبان لا الٰہ الا اللہ کہنے کہنے سے نجات نہیں ملتی بلکہ اصول و ارکان اسلام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور یہ سب کچھ لا الٰہ الا اللہ میں اجمالاً بتا دیا گیا ہے اس کے معنے ہیں۔ خدا کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ یعنی اسمیں بندہ خدا تعالیٰ کو معبود اور اپنے آپکو عبد قرار دیتا ہے۔ اور وہ اس کا عبد کامل بن نہیں سکتا جب تک کہ اس کے احکام پر عمل نہ کرے۔ اور احکام کے لئے رسول اور کتاب اور فرشتوں کی ضرورت ہے۔ اصل مقصود بالذات انسان کا خدا ہی ہے۔ باقی اصول ایمان رسول فرشتے اور کتاب خدا تعالیٰ کا منشاء معلوم کرنے کے ذرائع ہیں۔ اور ان کے نتیجہ کیلئے یوم آخر ماننا ضروری ہے پھر ان ذرائع کو ماننا بھی خدا تعالیٰ نے فرض اور اصل ایمان قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو شخص انہیں سے کسی کو نہیں مانتا۔ وہ کافر ہے۔ مسلمان نہیں۔ جب ارکان اسلام کو نہ ماننے والا قرآن مجید کی رو سے مسلمان بھی نہیں ہو سکتا تو اگر کوئی کسی حدیث کا مفہوم اس کے مخالف ہو۔ تو وہ حدیث قابل اعتبار نہیں ہوگی۔

مسلمانوں میں تفرقہ کی وجہ حسد مال تھی یا محبت مال؟

حضرت صاحب نے لکھا تھا۔ "کہ تفرقہ کی وجہ کب حسد مال تھی"

اسپر خواجہ صاحب یوں گوہر فشاں ہیں:۔

"اسلام میں تفرقہ اور نفاق کی وجہ بقول میاں صاحب ممدوح حسد مال نہ تھا۔ بلکہ محبت مال تھی فی الحقیقت حسد مال اس محبت مال کا نتیجہ تھی وجہ نہیں ہو سکتی"

خواجہ صاحب۔ اسلام میں تفرقہ کی وجہ محبت مال نہیں تھی۔ کیونکہ جو لوگ فتنہ کے برپا کرنے کے موجب تھے انھوں نے صحابہ کو مالدار دیکھ کر حضرت ابوذر غفاری کو اسلئے اکسایا کہ مال جمع کیا جائے۔ تو پھر وہ خود کیسے جمع کر سکتے تھے۔ محبت مال تو اس بات کی مقتضی ہے کہ وہ اموال کو جمع کرنے کی کوئی تدبیر نکالتے۔ اور اپنے پاس مال رکھتے۔ وہاں حسد ہی کی وجہ صادق آسکتی ہے کیونکہ حسد کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ دوسرے کے پاس محسود علیہ چیز نہ رہے یہ شرط نہیں کہ حاسد کو وہ چیز مل بھی جائے۔ حاسد کی صرف یہ غرض ہوتی ہے کہ مجھ کو چیز ملے یا نہ ملے۔ لیکن محسود کے پاس نہ رہے۔ اور محبت مال چاہتی ہے کہ وہ مال ان کے پاس آجائے۔ مگر یہ ان کا منشاء ہی نہیں تھا۔ پس حسد مال ہی تفرقہ کی وجہ تھی نہ محبت مال۔

خاکسار جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تریاق چشم ۱۲ؔ

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا۔ اور چھپڑوں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے سخارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں یا فاسد مادہ کیوجہ سے نہ کھلتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گوہ نجیاں) نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ گرد) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات کی مرکب ہے۔ اس کے اجزاء لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں۔ ہم کو اشتہاری دواؤں سے اسی طرح نفرت ہے جس طرح مسلمان کو خنزیر سے۔ کثیر مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے اور راولوں (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا مگر بے سود لیکن تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے پچیس روپیہ فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کریں۔

۱۔ ارباب محمد عباس خانصاحب۔ بی۔ اے۔ لنڈی نواب صاحب پشاور (غیر احمدی)

۲۔ لالہ رام سرن داس صاحب پلیڈر گجرات

۳۔ خان اکرم علی خانصاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور۔ پنجاب (غیر احمدی)

۴۔ چوہدری جلال خانصاحب نائب تحصیلدار بھال سرگودہ

۵۔ سیٹھ چراغ الدین صاحب سابق آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر۔ گجرات (غیر احمدی)

۶۔ خان شاہ نواز خانصاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات (غیر احمدی)

۷۔ پیر فضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہدولہ صاحب گجرات (غیر احمدی)

۸۔ میاں میراں بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخپور گجرات (احمدی)

۹۔ منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس پیلی بھیت محلہ داصل یو۔ پی۔ (احمدی)

۱۰۔ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمبل پور (ریٹائرڈ صاحب بہادر پولیس) (احمدی)

۱۱۔ بابو غلام محمد صاحب ریکارڈ کیپر محکمہ چیف کمشنر آفس پشاور (احمدی)

۱۲۔ بابو محمد عالم صاحب جنرل اکونٹنٹ سیکنڈ ڈسٹ یارک رجمنٹ پشاور (احمدی)

۱۳۔ منشی عبداللہ خانصاحب دفتر قانون گوئی تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۴۔ مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چوٹی ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۵۔ مستری حاجی محمد صدیق صاحب وائسرائے گل لاج دہلی (احمدی)

۱۶۔ مستری مہر الدین صاحب ریلوے اسٹیشن بہریا روڈ محکمہ انٹرلاکنگ ضلع نواب شاہ ملک سندھ (احمدی)

۱۷۔ بابو اسد اللہ صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی دارو و نی براستہ بنوں (احمدی)

۱۸۔ منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری ماڑی بھنڈران ضلع گوجرانوالہ (احمدی)

اس کے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اس پر جو بغیر تجربہ کے بدظنی کرے ہاں اگر خدا نخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو۔ تو ہم عہد شرعی وقانونی کرتے ہیں۔ کہ حلفیہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دینگے۔ اب تریاق چشم صرف ۱۰۰ درخواست کیلئے رہ گیا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

اعجازی پریس ۱۲ؔ

اس نو ایجاد پریس پر نہایت عمدہ بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھاپ لیتا ہے ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کاغذ چھپ جاتے ہیں۔ عموماً تمام ایسے حضرات کے لئے جو چٹھیاں یا اشتہارات چھاپنا چاہیں۔ خصوصاً ماسٹروں تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کے لئے نہایت کفایت اور کارآمد اور آرام دہ ومفید ہے۔ کارڈ سائز ۸ؔ لیٹر سائز ۱۰ؔ نوٹ پیپر سائز ۱۲ؔ فلسکیپ سائز ۱۴ؔ۔ سیاہی فی تولہ ۸ؔ

محمد عاقل مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

خوشنما جھالردار سروتہ ۱۲ؔ

اس کارخانہ کا ساختہ ہتیلی سروتہ اپنی مضبوطی نقش و نگاری اور انوکھی وضع قطع کی خاطر خاص شہرت و پسندیدگی حاصل کر چکا ہے۔ اس میں دھار کا لوہا نہایت پختہ مضبوط تیز اور چمکدار لگایا جانے کے علاوہ خوشنما جھالر اور نقش و نگار سے آراستہ اور ایسا خوشنما سبک نفیس اور چمکدار ہوتا ہے کہ دیکھتے ہی فوراً طبیعت خوش ہو جاتی ہے اسکی ڈنڈی گول مضبوط اور سادہ ہے۔ دوست احباب کیلئے کارآمد تحفہ ہے۔ سروتہ ۱۲ؔ دیگر سروتے ۱۰ؔ وعلاوہ محصول ڈاک بذمہ خریدار المشتہر

شیخ محمد محی الدین خوبصورت سروتہ فیکٹری پانی پت

پیٹ کی جھاڑو (۱۲؍ ٹ)

حکیم الامت · نسخہ

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بے حد مفید ہے آپؑ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم سے کم یکصد گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک عہ المشتہر

افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

156

ہندوستان کی خبریں

علی برادران وغیرہ کا مقدمہ کراچی میں ۲۶ر ستمبر سے ۲۸ر ستمبر تک خالق دینا ہال میں مسٹر ایس ایم غلامی سٹی مجسٹریٹ کراچی نے مسٹر محمد علی و شوکت علی و ڈاکٹر کچلو و پیر غلام مجدد و مولوی حسین احمد و مولوی نثار احمد و سوامی بھارتی کرشن تیرتھ (المعروف شنکر اچاریہ) صاحبان پر زیر دفعات ۱۲۰ (ب) ۱۳۱-۵۰۵ تعزیرات ہند اس تحریک اور تائید کے الزام میں مقدمہ کی سماعت کی جو ان صاحبوں نے آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی منعقدہ ۸-۹-۱۰ر جولائی میں ایک ریزولیوشن کی کی تھی جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اس وقت کسی مسلمان کا انگریزی فوج میں رہنا۔ بھرتی ہونا یا دوسروں کو بھرتی ہونے کی ترغیب دینا حرام ہے اور ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایک مسلمان کو جو کہ فوج میں ہے۔ اس فیصلہ سے آگاہ کرے۔ علاوہ دفعات مذکورہ بالا کے علی برادران پر زیر دفعات ۱۲۴ (الف) اور ۵۰۵ (الف) تعزیرات ہند بھی مقدمہ ہو گا۔ سندھ کے پبلک پراسیکیوٹر مسٹر انفنسٹن نے گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کی۔ لوگوں نے ایک جلسہ کر کے فیصلہ کیا کہ عدالت میں نہیں جانا چاہیئے تاہم پھر بھی لوگ کمرہ عدالت میں شامل ہوئے استغاثہ کی طرف سے پولیس و فوجی افسران نے جن میں مسلم اور غیر مسلم سب قسم کے لوگ تھے۔ گواہی دی۔ اور غیر سرکاری لوگ بھی گواہی میں پیش ہوئے۔ ملزمین نے گواہوں پر کوئی جرح نہیں کی۔ البتہ مسٹر محمد علی بعض اوقات حاکم کو گواہ کے بیان کے بعض حصول پر توجہ دلا دیتے تھے۔ گواہوں کے بیان کے بعد مجسٹریٹ نے مسٹر محمد علی سے کہا کہ کیا آپ بیان دینگے اس کے جواب میں مسٹر محمد علی نے ایک تقریر کی آخر ان کا تحریری بیان داخل مثل کیا گیا مولوی حسین احمد نے اردو میں اور پیر غلام مجدد نے سندھی میں تقریر کی ڈاکٹر کچلو نے بوجہ نان کوآپریٹر ہونے کے انگریزی میں تقریر کرنے سے انکار کیا۔

بنگال میں چالیس ہزار طلباء سکول و کالج چھوڑ چکے ہیں (کلکتہ ۲۴ر ستمبر) کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ کا ایک اجلاس آج منعقد ہوا۔ جس میں وائس چانسلر سر آشوتوش مکرجی نے بتلایا۔ کہ بنگال میں تحریک عدم تعاون کی وجہ سے ۴۰ اور ۵۰ ہزار کے درمیان طلباء سکولوں کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور یونیورسٹی کے امتحانوں کی فیسوں سے جو روپیہ حاصل ہوتا تھا۔ اس میں امسال یونیورسٹی کو ۲ لاکھ ۶۳ ہزار روپیہ کا گھاٹا رہیگا۔

موپلوں کو خاص کمشنروں کی عدالت میں سزائیں کالی کٹ۔ ۲۶ر ستمبر۔ خاص کمشنروں کی عدالت میں موپلوں کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ عدالت نے اتفاق رائے سے سب کے سب ملزموں کو مجرم قرار دیا۔ اور ان میں سے سات کو سات سات سال کالے پانی اور باقی کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دی +

ہندوستانیوں کو سکرٹری وغیرہ کے عہدے دیئے جائیں کونسل آف سٹیٹ نے سید رضا علی کے ریزولیوشن پر بحث کی جسکی یہ خواہش تھی کہ گورنمنٹ ایک پالیسی اختیار کرے جسکی رو سے گورنمنٹ آف انڈیا محکمہ جات خرچ بحری۔ تعلیم۔ فارن پولیٹیکل اور پبلک ورکس میں سکرٹری جائنٹ سکرٹری اور ڈپٹی سکرٹری کے عہدوں پر ہندوستانیوں کو مقرر کیا جائے۔ مسٹر کریک نے ایک ترمیم پیش کی کہ ہندوستانیوں کو موقعہ دیدئے جائیں کہ وہ متذکرہ بالا آسامیوں کے لئے قابل ہو سکیں۔ تمام ہاؤس عام طور پر اس ترمیم کے حق میں تھا جو منظور ہوئی۔

مدراس کی ہڑتال ختم (مدراس ۲۴ر ستمبر) اطلاع ہے۔ کہ کارخانجات کے ہڑتالی مزدوروں میں پھوٹ واقع ہو گئی ہے اور ان میں سے قریباً تین سو غیر مشروط طور سے کام پر واپس آ گئے ہیں۔ بظاہر انہیں ہڑتال جاری رکھنے میں کوئی فائدہ دکھائی نہ دیتا تھا۔

سودیشی ٹوپیاں پہننے پر ڈیڑھ سو طلباء کی معطلی (مدراس ۲۶ر ستمبر) سودیشی ٹوپیاں پہننے پر وزیگا پٹم میڈیکل سکول کے قریباً ڈیڑھ سو طلباء کے معطل کئے جانے پر راجا پورم میڈیکل سکول کے اندھرا میڈیکل طلباء نے وزیگا پٹم کے اپنے دوستوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ ہسپتال اور جماعتوں میں آئندہ وہ بھی سودیشی ٹوپیاں ہی پہن کر جایا کریں گے۔

جے۔ این سین گپتا کی گرفتاری (کلکتہ ۲۶ر ستمبر) مسٹر جے این سین گپتا بیرسٹر، سکرٹری۔ چٹا گانگ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو اتوار کی دوپہر کو سٹرائیک کے دنوں میں آسام بنگال ریلوے کوارٹروں میں فسادات کے تعلق میں گرفتار کر لیا ہے۔

ضبطی جائداد کی سزا منسوخ (شملہ ۲۴ر ستمبر) تعزیرات ہند میں ترمیم کا مسودہ قانون مجلس وضع قوانین میں منظور ہو گیا۔ اس ترمیم کے بعد ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کے جرم میں ضبطی جائداد کی جگہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

الموڑہ اور گڑھوال کے قحط زدوں کی امداد ۲۴ر ستمبر۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی درخواست پر قحط فنڈ کے آل انڈیا بورڈ نے الموڑہ اور گڑھوال کے قحط زدوں کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

مدراس میں مزید بم بازی مدراس۔ ۲۷ر ستمبر۔ خبر ہے کہ پولیس ایک بم کے حادثہ کی تحقیق و تفتیش کر رہی ہے۔ جو گذشتہ شب رونما ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو بم پولیس کی بارکوں پر پھینکے گئے مگر نقصان کچھ نہیں ہوا۔

لوکشاہی اخبار کے ایڈیٹر و پرنٹر کو سزا بمبئی۔ ۲۷ر ستمبر۔ لوکشاہی اخبار کے ایڈیٹر و پرنٹر پر جو بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا تہا۔ عدالت نے ایڈیٹر کو ایک سال قید سخت اور پرنٹر کو نو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

قابل فروخت گندم چاول اور چنا محکمہ زراعت پنجاب لاہور کی ۲۷ر ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ (۱) کارآمد گندم اور (۲) چاول بہت بڑی مقدار میں تلسی پور (بی۔ اے۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ وائی) میں موجود ہے ۲۴ر ستمبر کو گندم کا نرخ [illegible] اور چاول کا نرخ [illegible] فی من تھا تلسی پور سے لاہور تک ریلوے کرایہ ۱۲ آنے ۲ پائی فی من ہے۔ تلسی پور میں بڑے تاجر لالہ بردی چند بندیشوری پرشاد ہیں۔ دوسری اطلاع مظہر ہے کہ یہاں چنا بھی بڑی مقدار میں [illegible] فی من کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

عراق عرب کیلئے محصول ڈاک عراق عرب کو جو خطوط جائیں ان پر مندرجہ ذیل شرح سے ٹکٹ لگائے جائیں۔ لفافہ ۱ا۔ کارڈ ۱ا۔ کیونکہ اب اس ملک میں تمام محکمہ جات سول ہو گئے ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

واشنگٹن کانفرنس میں برطانوی نمایندے لندن ۲۱ ستمبر - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ خود انگلستان میں بعض ضروری مسائل کو طے کرنا ہے - اسلئے واشنگٹن کانفرنس میں نہ تو لائیڈ جارج جا سکینگے اور نہ مارکوئیس کرزن - غالباً مسٹر بونر لاء بھی برطانوی نمایندوں سے ایک ہونگے - دیگر نمایندے جنکا نام آزادانہ بیان کر دیا گیا ہے - مسٹر بالفور - سر ورنگٹن ایوانس لارڈ لی اور سر ولیم ٹائرل ہیں -

روڈس کے وظائف ہندوستانی طلباء کو نہیں مل سکتے لندن ۱۸ ستمبر تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ کے اس رزولیوشن کا جو ہندوستان کے لئے روڈس کے وظائف سے متعلق تھا کوئی عملی نتیجہ مرتب ہونا غیر ممکن ہے - جو وظائف بیشتر جرمنی کو دئے گئے تھے وہ ٹرسٹیوں نے مستقل طور پر سلطنت برطانیہ کے مختلف حصص کو تقسیم کر دئے جنمیں ٹرانسوال نو آبادی دریائے اورینج شامل ہیں روڈس کے جدید وظائف کا ہندوستان کے لئے از سر نو قائم کرنا بھی ناممکن ہے -

ٹڈی دل نے روسی قحط کو اور بھی گراں کر دیا ریگا ۲۰ ستمبر - ضلع آرنبرگ میں ٹڈی دل کے گھٹا کی طرح چھا جانے سے قحط سالی - روس کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے - ٹڈیاں تیزی سے دوڑ رہی ہیں - اور کھیتی باڑی کو تلف کر رہی ہیں - لاوارث بچوں کے واسطے آرنبرگ میں جو مکانات ہیں وہ ایسے بچوں سے بھرے پڑے ہیں - جنکے والدین حالت مایوسی میں انکو اپنے سے جدا کرنے پر مجبور ہوئے ہیں - سمارا کے قریب ۱۷ ہزار آدمی اپنے گھر چھوڑ کر زیادہ زرخیز اضلاع چلے گئے ہیں - جرمنی کا پہلا امدادی جہاز ادویہ و دیگر طبی ضروری سامان پیٹرو گراڈ پہونچ گیا ہے -

عراق عرب میں انگریزوں اور کردوں کی لڑائی لندن ۲۳ ستمبر دفتر امور مستعمرات نے اعلان کیا ہے - کہ رواندوز کے رقبہ میں جو فساد برپا ہوا تھا - اور جس کی وجہ یہ تھی کہ ترکوں نے عراق عرب کے کرد قبائل میں سازشوں کا جال بچھایا تھا - اور ایک چھوٹے سے ترکی لشکر نے عراق عرب کے علاقے پر حملہ کیا تھا - وہ فساد اب فرو کر دیا گیا ہے دو سو مقامی سپاہی اور پولیس کے آدمی برطانوی افسروں کے ماتحت ۱۰ ستمبر کو اربیل سے روانہ ہوئے - اور ہوائی جہازوں کی مدد سے ۱۲ ستمبر کو بطال اور رود ہمایہ دیہات پر قبضہ کر لیا - ایک مقام پر گولیوں کی زبردست بوچھاڑ ہوئی - ہمارے تین آدمی اور چار گھوڑے مر گئے - غنیم کا نقصان جان پندرہ سے بیس تک تھا - ہماری ایک ہوائی مشین کو اترنا پڑا - اور وہ بہت ٹوٹ پھوٹ گئی - ناخدا اور رہنمائے جہاز زخمی ہوئے - کرد باغیوں کا سرغنہ عبید اللہ قبول اطاعت کیلئے اربیل میں آ گیا ہے -

مسئلہ آئرلینڈ میں مسٹر چرچل کے یاس انگیز خیالات لندن ۲۴ ستمبر - آج مسٹر چرچل وزیر نو آبادیات نے ڈنڈی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مسٹر ڈی ویلرا کے انکار سے جو انہوں نے نو آبادیوں کی طرز کی سیلف گورنمنٹ لینے سے کیا ہے - سخت مایوسی ہوئی ہے - آئرلینڈ کو جو رعایت پیش کیگئی ہے وہ فیاضانہ - صادقانہ اور اتفاق رائے پر مبنی ہے اور اسکو فوراً عملی جامہ پہنایا جائیگا - لیکن تاج برطانیہ کے ساتھ آئرلینڈ کی وفاداری نہایت ضروری ہے -

برطانیہ میں بیکاری کا سوال لندن ۲۴ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ بیکاروں کو فوری امداد دینے کے علاوہ گورنمنٹ بیکاری کے سوال کے متعلق ایک زیادہ وسیع الاثر سکیم پر غور کر رہی ہے اگر تجارت بحال نہ ہو تو بیکاروں کو مدد دینے میں قومی خزانہ پر زیادہ بوجھ نہ پڑے - اس سکیم کا مقصد یہ ہوگا کہ صنعت و حرفت اور تجارت کو مالی امداد دیکر بحال کیا جائے - مسٹر چرچل نے ڈنڈی میں ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ گورنمنٹ التوائے جنگ کے بعد سے بیکاروں کی امداد کیلئے ۱۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ صرف کر چکی ہے -

برطانیہ کے کان کنوں میں پھر بے چینی لندن ۲۲ ستمبر برطانیہ کی صنعتی دنیا میں اس قسم کے آثار نمودار ہو رہے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ حالت غیر یقینی ہے - سب سے زیادہ بے چینی کوئلہ کی کانیں کھودنے والے مزدوروں میں ہے - انکو تشویش ہے - کہ انکی اجرتوں میں پھر تخفیف

فلسطین میں یہودی جلا وطنوں کی تعداد مسٹر ووڈ انڈر سکرٹری نو آبادیات نے مسٹر رو برٹ گوینے کے جواب میں بیان کیا کہ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء اور اخیر جون سنہ ۱۹۲۱ء کے درمیان فلسطین میں یہودی جلا وطنوں کی تعداد اندازاً ۵ ہزار تھی -

صدر جمہوریہ پولینڈ کے قتل کی کوشش پیرس - ۲۶ ستمبر - لیمبرگ (گلیشیا) کا تار ہے - کہ مارشل پلسڈسکی (صدر جمہوریہ پولینڈ) پر کسی شخص نے آج ریوالور سے تین فائر کئے جو بعد میں خودکشی کرتا ہوا پکڑا گیا - مارشل کو تو کوئی گزند نہیں پہونچا - مگر اس کا ساتھی زخمی ہوا - آجکل پولینڈ اور لیتھونیا کے درمیان ولنا کے قبضہ کے متعلق جھگڑا ہو رہا ہے -

یونانیوں کی بربادکن واپسی یونانیوں نے انگورہ سے واپسی میں اناطولیہ کے گاؤں تباہ کر دئے ہیں - اور اسطرح ہمسر فوجوں کے درمیان ایک وسیع برباد شدہ رقبہ بنا دیا ہے -

امیر فیصل کے خلاف تیاریاں قسطنطنیہ کی ایک خبر مظہر ہے - کہ کمالیین نہال پاشا کے تحت ایک فوج ترتیب دے رہے ہیں - جس سے ان کی ایک غرض یہ ہے - کہ باغی کردوں کو پامال کیا جائے - اور دوسرے امیر فیصل کے خلاف شمالی عراق عرب میں شورش پیدا کیجائے - اور اسکی جگہ سینوسی سردار کو تخت نشین کیا جائے

بالشویکوں کا برطانوی الزامات سے قطعاً انکار لندن - ۲۶ ستمبر - لارڈ کرزن نے بالشویکوں کو جو یادداشت بھیجی تھی - بالشویکوں نے اسکا جواب دیا ہے اور ان تمام الزامات سے انکار کیا ہے جو ان پر لگائے گئے تھے -

کمال پاشا کا عزم بالجزم قسطنطنیہ ۲۷ ستمبر - انگورہ کی پارلیمنٹ نے کمال پاشا کو مارشل کا درجہ عطا کیا ہے - اور غازی کا خطاب دیا ہے - کمال پاشا نے اعلان کیا ہے کہ جبتک ایک ایک یونانی ترکی علاقہ سے نہ نکال دیا جائیگا - اس وقت تک وہ تلوار میان میں نہیں کرینگے -

شاہ یونان کی واپسی ایتھنز ۲۷ ستمبر شاہ یونان اور ولیعہد یونان ۲۹ ستمبر کو اناطولیہ سے واپس آجائینگے ان کے خیر مقدم کیلئے عظیم الشان تیاریاں کی جا رہی ہیں -

پیٹرو گراڈ میں باورچی خانے ریگا - ۲۶ ستمبر امریکنوں نے پیٹرو گراڈ میں ۱۲۰ باورچی خانوں کا انتظام کیا ہے جو فاقہ کش بچوں کے لئے روزانہ ۶۰ ہزار روٹیاں تیار کرتے ہیں -

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

روغن زرد کے متعلق اعلان

(۱)

اخبار الفضل مورخہ ۸/۹/۲۱ ۲۹ اور ۹/۹/۲۱ کے پرچوں میں روغن زرد کے وعدے درج کر چکا ہوں۔ اب بقیہ وعدے ناظرین کے سامنے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بجائے دس من گھی کے زیادہ وعدے ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ آئندہ ہم کو گھی کے وعدوں کی ضرورت نہیں۔ ہاں اپنی مرضی سے کوئی صاحب دینا چاہیں تو انکار نہیں۔ لاغنی عن نعمۃ ربنا۔

نمبر شمار	نام معطی مع پتہ	وزن روغن زرد
۱	میاں غلام مصطفیٰ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس گھیانہ	۲۵ آثار پختہ
۲	قاضی محمد عالم صاحب قاضی کوٹ ضلع گجرانوالہ	۲۰ //
۳	جماعت چک نمبر ۳۵	۲۰ //
۴	جماعت چک نمبر ۸۷ ڈاکخانہ سٹھالک	۲۰ //
۵	جماعت چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودہا	۲۰ //
۶	جماعت چک نمبر ۳۰ احمدیانوالہ	۲۰ //
۷	چوہدری مرزا خان صاحب	۲۰ //
۸	عنایت اللہ صاحب سب انسپکٹر ٹیکس ہیلوپور	۱۰ //
۹	جماعت چک نمبر ۳۷ - سرگودہا	۳۶ //

میزان ۴ من ۱ آثار پختہ

سابقہ میزان ۸ من ۳۵ آثار۔ کل میزان ۱۳ من ۶ آثار

سید محمد اسحٰق افسر جلسہ سالانہ۔

احمدی قلعی گر احباب توجہ فرمائیں

(۲)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لوگوں سے جو دیگیں اور دیگچے اور دیگر تانبہ کے برتن بطور مستعار لئے جاتے ہیں ان کو قلعی کروالیا جاتا ہے۔ ورنہ وہ استعمال کے قابل نہیں ہوتے۔ قلعی پر کافی خرچ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پچھلے جلسہ پر قلعی گرائی پر ۵ خرچ ہوا ہے۔ اس دفعہ میری تجویز ہے۔ کہ اگر احمدی جماعت کے وہ دوست جو قلعی کرنا جانتے ہیں۔ ہم سے قلعی اور نوشادر اور کوئلے لیں۔ اور بطور امداد مفت قلعی کر دیں۔ تو بہت سی بچت ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں ان سطور کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ جو دوست قلعی کرنا جانتے ہوں اور مفت قلعی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ مجھ کو بواپسی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام یادداشت میں رکھ لیا جائے۔

سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ

تمام سکرٹری صاحبان بواپسی مطلع فرمائیں

(۳)

پچھلے جلسوں پر یہ قاعدہ رہا ہے کہ ہر جماعت کے کھانا کھلانے وغیرہ کے لئے ہماری طرف سے طلبار متعین کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ احباب کے زیادہ آرام پہنچانے کے لئے یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ ہر جماعت کا منتظم انہیں کا ایک فرد ہو۔ جسے ہر جماعت خود منتخب کر کے جلسہ سے تین روز قبل قادیان بھیجدے۔ یعنی ۲۱ دسمبر کو ہمارے پاس پہنچ جائے ہم اس کو گھڑے لوٹے پیالے۔ دسترخوان وغیرہ کا سامان اور کمرہ کا قفل و چابی سپرد کر دیں۔ اور تمام ضروری ہدایات اسکو سمجھا دیں۔ جلسے کے دنوں میں اسی کی پرچی پر جتنی وہ تعداد لکھے۔ اتنوں کا کھانا بھیجا جائے۔ اس کی مدد کے لئے ہم بھی والنٹیر دینگے مگر منتظم اعلیٰ وہی ہو گا۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ مہمان بے تکلفی سے اپنی ضروریات کا اس سے اظہار کر سکیں گے۔ کیونکہ وہ ان کا اپنا بے تکلف آدمی ہو گا۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ ایسا آدمی جلسے کے بعد بھی دو روز تک رہے۔ تاکہ سامان کی باقاعدہ واپسی ہو سکے۔ اور آئندہ جلسہ کے لئے حتی الوسع مٹی کے برتن تک بھی محفوظ رہیں۔ میں ان سطور کے ذریعہ تمام جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں سے مشورہ کر کے مجھے مطلع فرما دیں کہ ان کی جماعت کی طرف سے کونسا آدمی ۲۱ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک قادیان میں جلسہ کے انتظام کے لئے ہمارے پاس آسکتا ہے۔ عموماً ایسی تحریکوں کے جواب دس فیصدی آیا کرتے ہیں مگر براہ مہربانی ایسا کیا جائے کہ سو فیصدی جواب آویں یعنی تمام جماعتوں کی طرف سے جواب آنا چاہیئے۔ میرے اس نوٹ میں جماعتوں سے مراد وہ مجموعہ افراد ہے۔ جو عموماً ایک جگہ ٹھہرا کرتا ہے۔ مثلاً جماعت ہندوستان کیونکہ وہ باوجود مختلف جگہوں کے ہونے کے بسبب اپنی قلت کے ایک ہی جگہ ٹھہرتے ہیں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ

زنانہ وارڈ کا چندہ

جناب مکرم اڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکو خوشخبری ہو۔ کہ الحمد للہ میری محترم اور عزیز بہنوں نے اس ناچیز کی صدا پر لبیک کہی۔ یعنی باہر کی احمدیہ خواتین میں سے بہتیری بہنوں نے زنانہ وارڈ کی قادیان میں ضرورت محسوس کی۔ اور امداد کا وعدہ فرمایا اپنی بیمار اور معذور بہنوں کی ہمدردی کے لئے ان کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ انہیں سے ہمشیرہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحبہ۔ عزیز بہن سلیمہ بیگم حیدر آباد اور فہمیدہ بیگم شاہجہانپور اور عزیزہ صفیہ سلطان اہلیہ سید محمد حسین شاہ صاحب نے کچھ چندہ بھیجدیا۔ اور عزیزہ محمودہ نے مالیر کوٹلہ سے اور اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے لدھیانہ سے وعدے لکھے کہ عنقریب بھیجدینگی۔ اور بھی بہت سی بہنوں نے وعدے کئے۔ جن سے نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی قابل ذکر ہیں۔ چونکہ زیادہ تر ہماری مقامی بہنوں نے ہسپتال سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اسلئے آخر پر زور اپیل کے طور پر عرض کرتی ہوں کہ وہ سب بڑھ چڑھ کر اس کارخیر میں حصہ لیں۔ بیشک سالانہ جلسہ بھی قریب ہے اور اسمیں امداد ضروری ہے مگر یہ اپیل صرف ہمدردی نسواں کے لئے اپنی ہی محترم بہنوں سے ہے۔ اور اسکی تکمیل ان کا فرض ہونا چاہیئے۔ خیر خواہ سکینۃ النساء قادیان